امہات المؤمنین کے نکاح

مفتی محمد رفیق الحسنی

رسول اکرم ﷺ اور سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ کے نکاح کا خطبہ:

● ام المؤمنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا خطبہ جناب ابو طالب نے پڑھا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ام المؤمنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ نکاح ہونے کا تذکرہ سیرت کی کتابوں میں اس طرح ہے کہ ایک دن جناب ابو طالب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں ایک ایسا مرد ہوں جس کے پاس مال نہیں ہے تنگدستی کے سال ہم پر گزر رہے ہیں نہ ہماری کوئی تجارت ہے اور غیر تجارتی کاروبار ہے۔ چنانچہ آج کل مکہ مکرمہ سے آپ کی قوم کی ایک جماعت تجارت کے لئے شام جانے والی ہے اور خدیجہ بنت خویلد اپنے قافلوں میں آدمیوں کو بھیجتی رہتی ہیں۔ وہ لوگ حضرت خدیجہ کے مال میں تجارت کرتے ہیں اور حضرت خدیجہ ان کو نفع سے حصہ عطا فرماتی ہے اگر آپ خدیجہ سے اس سلسلہ میں رابطہ کریں تو آپ کو وہ ترجیح دیں گی کیونکہ خدیجہ کو آپ کی طہارت کا علم ہو چکا ہے۔ ابو طالب نے کہا اگرچہ مجھے آپ کا شام جانا پسند نہیں اور میں یہود سے آپ کے حق میں خوف رکھتا ہوں لیکن حالات نے مجبور کر دیا ہے۔ آپ ضرور ایسا کر لیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تجارت فرمایا کرتی تھیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا تھا۔ آپ تجارت کے لئے شام کی طرف مال فروخت کرنے اور خریدنے کے لئے اتنا مال اور قافلہ روانہ کرتیں جتنا سب قریش کا ہوتا تھا۔ آپ لوگوں کو مضاربۃ پر فروخت کرنے کے لئے مال دیتی تھیں جناب ابو طالب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید خدیجہ اس سلسلہ میں مجھے پیغام بھیجے گی، چنانچہ حضرت خدیجہ کو جناب ابو طالب اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی گفتگو کا علم ہو گیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف آدمی بھیجا اور عرض کیا مجھے آپ کی صداقت، دیانت، امانت اور کریم اخلاق کا علم ہے اگر آپ میرا مال لے کر شام جائیں گے تو میں آپ کو دوسروں کی نسبت سے دوگنا اجرت دوں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو طالب سے اجازت لے کر قافلہ کے ساتھ شام روانہ ہو گئے۔ حضرت خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو آپ کی

خدمت کرنے کے لئے آپ کے ساتھ روانہ کیا اور میسرہ سے کہا آپ کی کسی امر میں مخالفت نہ کرنا۔ جب آپ مکہ مکرمہ سے شام کے لئے روانہ ہوئے تو آپ پر بادل نے سایہ کیا ہوا تھا۔حتیٰ کہ جب آپ شام پہنچے تو آپ نسطور راہب کے چرچ کے قریب ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گئے۔نسطور راہب میسرہ کو پہچانتا تھا اس نے میسرہ سے پوچھا درخت کے نیچے بیٹھنے والے کون ہیں۔میسرہ نے کہا قریش کے قبیلہ سے ایک آدمی ہیں۔راہب نے کہا اس درخت کے نیچے ہمیشہ نبی ہی بیٹھا کرتے ہیں پھر پوچھا کیا ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں میسرہ نے کہا ہاں ہمیشہ آپ کی آنکھیں سرخ رہتی ہیں۔ایک روایت میں ہے جب راہب نے آپ پر بادل کا سایہ دیکھا تو گھبرا کر کہنے لگا یہ کون ہیں تو میسرہ نے کہا یہ خدیجہ کے آدمی ہیں پھر میسرہ سے چھپ کر راہب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ کے سر اور قدموں کو بوسہ دیا اور کہنے لگا میں آپ کے ساتھ ایمان لایا اور میں گواہی دیتا ہوں آپ ہی رسول ہیں جن کا ذکر تورات میں آیا ہے پھر راہب نے عرض کیا میں نے سب نبوت کی علامتیں دیکھ لیں ہیں مگر ایک علامت دیکھنے کی اجازت فرمائیں اپنی پشت مبارک سے کپڑا الگ کریں آپ نے جب کپڑا اُٹھایا تو اس راہب نے چمکتی ہوئی مہر نبوت کی زیارت کی اور اسے چومنا شروع کر دیا اور کہتا رہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی امی ہیں،جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور فرمایا تھا اس درخت کے نیچے میرے بعد کوئی نہیں اترے گا مگر ہاشمی نبی آ کر بیٹھے گا۔چنانچہ میسرہ نے ان باتوں کو یاد رکھا پھر آپ نے بصریٰ کے بازار میں خرید وفروخت فرمائی۔ ایک آدمی سے کسی بات پر اختلاف ہوا تو اس آدمی نے کہا مجھے لات اور عزیٰ کی قسم ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کبھی نہیں اُٹھائی اس آدمی نے کہا آپ ہی صادق ہیں۔اسی آدمی نے حضرت میسرہ کو خلوت میں کہا یہ اس امت کے نبی ہیں اہل کتاب کی کتابوں میں ان ہی کی صفات ذکر کی گئی ہیں۔

- جب قافلہ واپس ہوا تو حضرت میسرہ گرمی کی شدت میں دیکھتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں نے سایہ کیا ہوا ہے حضرت میسرہ نے عرض کیا یا محمد میں حضرت خدیجہ کے لئے چالیس سال سے تجارت کر رہا ہوں لیکن اتنا نفع کبھی حاصل نہیں ہوا، جتنا اس مرتبہ حاصل ہوا۔

حضرت میسرہ نے عرض کیا آپ قافلہ سے نکل جائیں ہم پیچھے آ رہے ہیں۔حضرت

☆ لاثواب الا بالنية ☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆ (فقہی ضابطہ)

خدیجہ کو خوشخبری سنائیں ہوسکتا ہے آپ کے منافع میں وہ زیادتی کردیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ داخل ہوئے دوپہر کا وقت تھا اور حضرت خدیجہ بالاخانہ پر اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھڑی آنے والے قافلہ کو دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ پر بادلوں کا سایہ ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ آپ نے اپنی سہیلیوں کو جب یہ منظر دکھایا تو سب حیران ہوئیں ان خواتین میں نفیسہ بنت منیہ بھی تھیں۔

● میسرہ نے آپ کی رفاقت میں پیش آنے والے امور کی جن کا اس نے مشاہدہ کیا تھا حضرت خدیجہ کو خبر دی، حضرت خدیجہ اپنے چچازاد بھائی ورقہ ابن نوفل کے پاس تشریف لے گئیں اور ان کو مذکورہ امور کی خبر دی ورقہ بن نوفل عیسائی تھے اور سابقہ کتابوں کے متبحر عالم تھے یہ سنتے ہی کہ آپ پر بادلوں نے سایہ کیا ہوا تھا اور راہب نے آپ کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا اور دیگر مشاہدات سنتے ہی حضرت ورقہ بن نوفل نے کہا اے خدیجہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے نبی ہیں۔

● ابن سعد نے روایت کیا کہ حضرت نفیسہ بنت منیہ نے کہا حضرت خدیجہ بنت خویلد نہایت عقلمند اور ذات شرف اور حسین ترین مالدار عورت تھیں، قریش میں حسب ونسب اور مال اور خیر و برکت کے لحاظ سے آپ کا بڑا مقام تھا، قریش میں سے اکثر لوگوں نے اپنے لئے حضرت خدیجہ کو نکاح کرنے کا پیغام بھیجا لیکن آپ نے انکار کیا۔ نفیسہ بنت منیہ کہتی ہیں مجھے حضرت خدیجہ نے اپنی خواہش پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں نے جا کر عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو نکاح کرنے سے کس نے منع کیا۔ آپ نے فرمایا میرے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں میں کس طرح نکاح کروں میں نے کہا اگر آپ کو مال اور جمال اور شرف اور آپ کی کفو سے نکاح کی دعوت ملے تو آپ قبول کریں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا وہ خدیجہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس طرح ہوگا، حضرت نفیسہ کہتی ہیں میں نے کہا اس کا ذمہ میں لیتی ہوں۔ چنانچہ حضرت نفیسہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثبت جواب سے حضرت خدیجہ کو اطلاع دی۔

حضرت نفیسہ فرماتی ہیں حضرت خدیجہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ فلاں وقت نکاح کے لئے تشریف لے آئیں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب اور حضرت حمزہ اور دس دوسرے معززین کے ساتھ مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔

حضرت خدیجہ کے چچا عمرو ابن سعد نے ان لوگوں کا استقبال کیا باہمی گفتگو سے ایک روایت میں بیس نوجوان اونٹ مہر مقرر ہوا اور ایک روایت میں ہے پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا اور ایک روایت میں ہے پانچ سو درہم وزن کے مساوی سونا مقرر ہوا۔ (سبل الہدیٰ) پانچ سو درہم کا وزن ہماری تحقیق کے مطابق تقریباً ایک سو اکتیس تولہ بنتا ہے۔ اس کے بعد جناب ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَزَرْعِ اِسْمَاعِیْلَ وَضِئْضِئِیْ مَعْدَ وَ مُضَرَ وَجَعَلَنَا حَضْنَۃَ بَیْتِہٖ وَسُوَّاسَ حَرَمِہٖ وَجَعَلَ لَنَا بَیْتًا مَحْجُوْجًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَجَعَلَنَا حُکَّامَ النَّاسِ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ اَخِیْ ھٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ لَا یُوْزَنُ بِہٖ رَجُلٌ شَرَفًا وَنُبْلاً وَفَضْلاً وَعَقْلاً وَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ قِلًّا فَاِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ وَاَمْرٌ حَائِلٌ وَعَارِیَۃٌ مُسْتَرْجِعَۃٌ وَھُوَ وَاللّٰہِ بَعْدَ ھٰذَا لَہٗ نَبَأٌ عَظِیْمٌ وَخَطَرٌ جَلِیْلٌ وَقَدْ خَطَبَ اِلَیْکُمْ رَغْبَۃً فِیْ کَرِیْمَتِکُمْ خَدِیْجَۃَ وَقَدْ بَذَلَ لَھَا مِنَ الصَّدَاقِ حُکْمُکُمْ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ اثْنَتَا عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَنُشًّا۔

اس کے بعد عمرو بن سعد (جو حضرت خدیجہ کی جانب سے وکیل تھے) نے کہا میں نے خدیجہ کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نکاح کر دیا۔

- نکاح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پچیس سال تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنا کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔
- شام کے سفر سے واپس ہونے کے تقریباً دو ماہ پچیس دن بعد نکاح ہوا۔
- خطبہ کا ترجمہ:

سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی کھیتی سے اور حضرت معد اور مضر کی پشت اور اصل سے پیدا فرمایا اور اپنے گھر کی حفاظت کرنے والا اور اپنے حرم کی دیکھ بھال اور تدبیر کرنے والا بنایا اور اس نے ہمارے لئے گھر بنایا جس کا حج کیا جاتا ہے اور ہمارے لئے حرم امن والا بنایا اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا پھر میرے بھائی کا یہ بیٹا محمد بن عبداللہ ایسا ہے کہ کوئی آدمی اس کا شرف اور کمال اور فضل اور عقل میں ہم وزن نہیں بنایا گیا اگر چہ

مال میں قلت والے ہیں کیونکہ مال زائل ہونے والے سایہ کی طرح ہوتا ہے اور مال ایک امر حائل اور (ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ جانے والا) ہوتا ہے اور مال عارضی لوٹنے والا ہوتا ہے اور وہ محمد اللہ کی قسم اس کے بعد ان کی عظیم خبریں ہیں اور بڑی شان ہے اور بے شک انہوں نے تمہاری پیاری خدیجہ میں رغبت کرتے ہوئے رشتہ طلب کیا ہے اور تمہارے حکم کے مطابق مہر مؤجل اور معجّل کا انتظام کیا ہے جو کہ بارہ اوقیہ اور نصف ہے۔

- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے حالات ذکر کرنے سے ہماری مراد اظہار محبت کے علاوہ اس خطبہ کا ذکر کرنا تھا جو جناب ابو طالب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے وقت پڑھا۔ سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ کی جانب سے ان کا چچا عمرو ابن سعد وکیل تھا اس کی طرف سے ایجاب تھا اور مجلس نکاح میں موجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نکاح قبول فرمایا۔ جناب ابو طالب صرف خطیب تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ام المؤمنین حضرت سودۃ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کا ذکر:

- حضرت سودۃ بنت زمعہ حضرت سکران بن عمر کی بیوی تھی اور اسلام لانے کے بعد دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور حضرت سکران سے آپ کی پانچ بچیاں تھیں۔
- حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت سودہ نے خواب دیکھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے حضرت سودۃ کی گردن پر قدم مبارک رکھ دیئے۔ حضرت سودۃ نے صبح اپنے شوہر حضرت سکران کو خواب سنایا حضرت سکران نے فرمایا اگر تیرا خواب سچا ہے تو میں مر جاؤں گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ نکاح کریں گے۔ پھر دوسری رات خواب دیکھا کہ آسمان سے چاند اس کے اوپر اتر گیا پھر اپنے شوہر سکران کو خواب سنایا اس نے کہا اگر تیرا خواب صادق ہے تو میں جلدی فوت ہو جاؤں گا اور تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرے گی چنانچہ حضرت سکران اسی دن سے بیمار ہو گئے پھر فوت ہو گئے۔

شاید یہ خواب ہجرت کے بعد مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد دیکھے تھے۔ حضرت سکران کی تدفین مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی۔

- چنانچہ بیوگی کی زندگی میں جبکہ حضرت سودۃ کی عمر پچاس سال کی تھی حضرت ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ وصال فرما گئیں تو حضرت خولہ بنت حکیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سودۃ کے ساتھ نکاح کر لینے کا مشورہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ سودۃ بنت زمعہ سے میرے ساتھ نکاح کا ذکر کرو حضرت خولہ حضرت سودہ اور ان کے والد کے گھر گئیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھر کتنی خیر اور برکت نازل فرمائی ہے حضرت سودہ نے پوچھا وہ کیا ہے حضرت خولہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت سودۃ نے فرمایا میں پسند کرتی ہوں لیکن آپ میرے والد کے پاس جا کر اس کا ذکر کریں حضرت سودۃ کے والد نہایت بوڑھے شخص تھے۔ خولہ کہتی ہیں میں نے جا کر ان کو جاہلیت کے دور کا سلام کیا اور کہا اَنْعِمْ صَبَاحَکَ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے بتایا میں خولہ بنت حکیم ہوں انہوں نے کہا ماشاء اللہ بتاؤ کیا کہتی ہو میں نے کہا محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے آپ کے بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے اس نے کہا نہایت اچھا اور کفو میں رشتہ ہے۔ آپ کی دوست خود سودۃ کیا کہتی ہے خولہ کہتی ہیں میں نے کہا وہ اس کو پسند کرتی ہیں۔ زمعہ نے کہا آپ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے جا کر کہیں تشریف لے آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا نکاح ہوگیا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ پہلے نکاح ہوا لیکن رخصتی دو سال بعد مدینۃ منورہ میں ہوئی اور حضرت سودۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح بعد میں ہوا لیکن انکی رخصتی حضرت عائشہ کی رخصتی سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہوگئی تھی۔
- چونکہ مہر اور گواہ اور خطبہ کا عام رواج تھا اس لئے روایات میں ان کا تذکرہ نہیں ہوتا۔
- جب حضرت سودۃ بنت زمعہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وجوہ کی وجہ سے فرمایا میں آپ کو طلاق دینا چاہتا ہوں حضرت سودۃ نے عرض کیا میں اپنی حصہ کی باری حضرت عائشہ کو دیتی ہوں، آپ بے شک میرے پاس رات نہ رہا کریں لیکن مجھے طلاق نہ دیں تاکہ جنت میں مجھے آپ کی بیویوں میں داخل کیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مان لی اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے کمرہ میں دو رات رہا کرتے تھے۔
- معلوم ہوا بیوی اپنے وقت کا حق کسی دوسری بیوی کو دے سکتی ہے اور اپنا حق ساقط بھی کر

سکتی ہے اگر چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر بیوی کو برابر برابر وقت دینا واجب نہیں تھا لیکن پھر بھی آپ ازواج مطہرات کو برابر برابر وقت دیتے تھے۔ لیکن امت کے افراد پر تعدد ازواج کی صورت میں وقت میں مساوات واجب ہے لیکن اگر کوئی بیوی اپنا حق ساقط کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

- آپ کی وفات کے متعلق مشہور یہ ہے کہ آپ حضرت عمر کی خلافت کے آخری دور میں فوت ہوئیں اور واقدی کی روایت میں ہے آپ سن (۵۴ھ) میں حضرت امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئیں۔ (سبل الہدیٰ) انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ام المؤمنین سیدۃ عائشہ کے نکاح کرنے کا بیان:

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے نکاح کرنے سے پہلے دو مرتبہ ایک روایت میں ہے تین رات خواب میں دیکھا وہ اس طرح کہ آپ کو ریشمی لباس میں ایک فرشتہ میرے پاس لے آیا اور فرشتہ نے کہا یہ آپ کی بیوی ہے جب میں نے تیرے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا تو ہی تھی پس میں نے کہا بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے ضرور ہوگا۔

- ایک روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں مجھے سبز ریشمی لباس میں جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خواب) میں لے آیا اور جبرئیل نے کہا یہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہے اور ایک روایت میں ہے میرے ساتھ جب نکاح ہوا تو اس وقت میں بچیوں کے لباس میں تھی۔

- ام المؤمنین سیدۃ عائشہ اپنے نکاح کے متعلق خود آپ بیان فرماتی ہیں کہ جب ام المؤمنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ فوت ہوگئیں تو عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نکاح نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کس کے ساتھ حضرت خولہ نے عرض کیا کنواری کے ساتھ یا ثیب (غیر کنواری) کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کنواری کون ہے اور ثیب کون ہے۔ حضرت خولہ نے عرض کیا باکرۃ (کنواری) آپ کے محبوب ترین آدمی ابوبکر صدیق کی بیٹی اور غیر کنواری سودہ بنت زمعہؓ وہ

آپ پر ایمان لا چکی ہیں اور آپ کی اتباع کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ ان دونوں کو میرے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کرو حضرت خولہ فرماتی ہیں میں ام رومان سیدۃ عائشہ کی ماں کے پاس حاضر ہوئی تو میں نے کہا اے ام رومان اللہ تعالیٰ تمہارے گھر خیر اور برکت عطا فرمانے والا ہے۔ حضرت ام رومان نے کہا وہ کیا ہے میں نے عرض کیا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ ام رومان نے کہا مجھے پسند ہے، ابوبکر کا انتظار کرو وہ آنے والے ہیں۔ حضرت خولہ کہتی ہیں ابوبکر آ گئے میں نے ان کو ذکر کیا ابوبکر نے فرمایا میں تو ان کا بھائی ہوں کیا وہ بھائی کی بیٹی سے نکاح کریں گے۔ حضرت خولہ فرماتی ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوٹ گئی میں نے ابوبکر کی جانب سے جواب عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور ابوبکر سے کہو تم اسلام میں میرے بھائی ہو تمہاری بیٹی سے میرا نکاح ہو سکتا ہے۔ حضرت خولہ نے واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ابوبکر صدیق کو پہنچایا ابوبکر نے کہا تم انتظار کرو۔ ابوبکر کہیں چلے گئے لیکن ام رومان نے مجھے بتایا کہ ابوبکر وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ ابوبکر سے مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لئے کہا تھا، ابوبکر مطعم ابن عدی کے پاس آئے اس کے پاس اس کی بیوی ام الفتی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر نے کہا آپ کا اپنے بیٹے کے لئے ہماری بیٹی عائشہ کے ساتھ نکاح کے سلسلہ میں کیا ارادہ ہے۔ مطعم بن ابن عدی نے اپنی بیوی سے کہا تم جواب دو کیا کہنا ہے اس کی بیوی نے حضرت ابوبکر سے کہا ہم اپنے بیٹے کا نکاح نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ہمارا بیٹا مسلمان ہو جائے گا، جیسے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ حضرت ابوبکر نے کہا اے مطعم تمہارا کیا جواب ہے تو اس نے کہا جو کچھ تو نے میری بیوی سے سنا ہے میرا جواب بھی یہی ہے۔ ابوبکر کھڑے ہوئے وعدہ خلافی خود مطعم بن عدی نے کی تھی واپس آئے تو خولہ سے کہا جاؤ رسول اللہ نبیصلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو وہ تشریف لے آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ابوبکر کے گھر میں سیدۃ عائشہ کے ساتھ نکاح ہو گیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ ام المؤمنین سیدۃ عائشہ فرماتی ہیں نکاح ہو گیا، نکاح ہو جانے کے دو سال بعد ہم مدینۃ ہجرت کر کے آ گئے۔ بنی حارث ابن خزرج کے گھر ہمارا قیام تھا آپ فرماتی ہیں میری نو سال عمر تھی اور میں دو رسیوں کا جھولا بنا کر جھولے کھا رہی تھی مجھے میری ماں نے جھولے سے اتارا اور پکڑ کر گھر لے گئی میرے چہرہ کو پانی سے صاف کیا اور میرے بال دھاگہ سے بندھے ہوئے تھے، ان کو کھولا اور بال سیدھے کئے پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئیں

آپ گھر میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے آپ کے ساتھ بٹھا دیا گیا، گھر میں دوسرے لوگ مرد اور عورتیں بھی موجود تھیں، میری ماں نے عرض کیا یہ آپ کی ازواج سے ہیں یارسول اللہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے برکت عطا فرمائے۔ ام المؤمنین سیدۃ عائشہ فرماتیں ہیں اس کے بعد مرد اور عورتیں ہمارے کمرہ سے چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ آرام فرمایا اور آپ فرماتی ہیں میری رخصتی پر نہ اونٹ ذبح ہوا اور نہ بکری۔ صرف سعد ابن عبادۃ کے گھر سے بڑے برتن میں کھانا آیا۔ آپ فرماتی ہیں جب میرا نکاح ہوا تھا میری عمر سات سال تھی اور جب رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد)

- سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی بالکل سادہ طریقہ سے ہوئی، معلوم ہوتا ہے کوئی ولیمہ کی تقریب بھی نہیں ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدۃ عائشہ سے دن میں ہی خلوت حاصل ہوئی۔ چونکہ رخصتی دو ہجری میں تھی اور ہجرت کے پہلے سالوں میں تنگی کے ایام تھے اس لئے سادہ تقریب ہوئی اور فقراء اور امراء کے لئے اس میں درس تھا کہ نکاح کے بعد رخصتی سادہ طریقہ سے ہونا چاہئے۔

- امام احمد کی روایت میں ہے حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ کی رخصتی کے وقت آپ کے ساتھ تھی میں نے حضرت عائشہ کو تیار کیا اور میں دوسری عورتوں کے ہمراہ حضرت عائشہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی پس اللہ کی قسم آپ کے پاس مہمانوں کے لئے سوائے ایک دودھ کے پیالہ کے اور کچھ نہ تھا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ سے دودھ پیا پھر آپ نے حضرت عائشہ کو پیالہ دیا عائشہ نے پیالہ پکڑنے سے حیاء کیا میں نے کہا اے عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا اور ہاتھ کو رد نہ کرو تو حضرت عائشہ نے حیاء کے ساتھ پیالہ پکڑا اور دودھ پیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ دودھ دوسری خواتین کو پلاؤ، خواتین نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو حضرت اسماء نے عرض کیا یارسول اللہ اگر ہم سے کوئی ایک کسی چیز کی خواہش رکھتی ہو اور کہے مجھے خواہش نہیں ہے تو یہ جھوٹ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جھوٹ جھوٹ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ چھوٹا جھوٹ بھی چھوٹا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔ (سبل الہدیٰ)

- اس روایت سے معلوم ہوا کہ آج کل کی روایت کے مطابق کہ دلہن اور دولہا کو دولہا کے گھر روانہ کرنے سے پہلے اکٹھے بٹھایا جاتا ہے اور دولہا کو دودھ کا گلاس دیا جاتا ہے جب وہ پی لیتا ہے تو دلہن کو دے دیتا ہے پھر دلہن ایک دو گھونٹ پی کر اپنے ساتھ موجود سہیلیوں کو دودھ دے دیتی ہے اور وہ پی لیتی ہیں یہ سب جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حیاء کے خلاف نہیں ہے۔ بعض جگہ دولہا اور دلہن ایک دوسرے کے منہ میں مٹھائی دیتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔
- ام المؤمنین سیدۃ عائشہ فرماتی ہیں میرا نکاح شوال کے مہینہ میں ہوا اور رخصتی بھی شوال میں ہوئی مجھ سے زیادہ اپنے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حصہ پانے اور محبت میں کون خوش نصیب ہوگا۔

چونکہ عربوں میں شوال میں نکاح اور رخصتی کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا اس لئے سیدۃ عائشہ نے بیان فرمایا کہ میرا نکاح اور رخصتی شوال میں ہوئی اور میرے نصیب جیسا کسی کا نصیب نہیں۔

- حضرت عائشہ کا نکاح حضرت ابوبکر نے کرا دیا آپ حضرت عائشہ کے ولی تھے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ خطبہ اور گواہوں کا ذکر نہیں ملا۔ شاید خطبہ اور گواہوں کا ذکر ضروری نہ سمجھا گیا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے گواہ حضرت ابوبکر کے بیٹے ہوں یا قریبی رشتہ دار ہوں جن کا ذکر کرنا ضروری نہ سمجھا گیا ہو اور خطبہ نہ پڑھا گیا ہو کیونکہ خطبہ نکاح کے لئے شرط نہیں ہے۔
- حضرت عائشہ کی کنیت اپنی بہن کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام کے ساتھ تھی یعنی ام عبداللہ اور آپ کی رخصتی سن دو ہجری شوال کے مہینہ میں ہوئی۔
- ازواج مطہرات کے فضائل سیرت کی کتابوں میں ہیں وہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہم نے زیر مطالعہ کتاب میں صرف نکاح کے حوالہ سے کچھ باتیں لکھ دی ہیں۔
- حضرت عائشہ کی وفات سن اٹھاون ہجری سترہ رمضان المبارک منگل کی رات ہوئی۔ اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر مروان بن حکم تھا وہ حج کے لئے چلا گیا تھا اور اپنا نائب حضرت ابو ہریرۃ کو مقرر کیا تھا اس لئے ام المؤمنین سیدۃ عائشہ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرۃ نے پڑھائی اور آپ کو جنت البقیع میں ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆العادۃ محکمۃ ☆عادت کو حکم بنایا گیا ہے یعنی فیصلہ عرف کے مطابق ہوگا

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کا ذکر:

- ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خنیس ابن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں حضرت خنیس بدر کے جہاد میں شریک ہوئے اور زخمی ہو گئے تھے، ان زخموں کی وجہ سے وفات پا گئے اور مدینہ منورہ میں آپ کو دفن کیا گیا اور ہجرت کے اڑھائی سال بعد شعبان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت حفصہ سے نکاح فرمالیا۔
- جب حضرت خنیس بن حدافہ سہمی شہید ہو گئے اور حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں تو حضرت عمر بن خطاب کو نہایت صدمہ پہنچا۔ عدت گزرنے کے بعد حضرت عمر فرماتے ہیں میں عثمان سے ملا اور میں نے اپنی بیٹی حفصہ کا رشتہ پیش کیا اور میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے حفصہ کا نکاح کر دوں۔ حضرت عثمان نے جواب میں کہا سوچ کر بتاؤں گا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عثمان سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا۔ مجھے نکاح نہیں کرنا حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں ابوبکر صدیق کو ملا اور میں نے اپنی بیٹی کا رشتہ پیش کیا۔ ابوبکر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا مجھے ابوبکر صدیق پر عثمان سے زیادہ افسوس ہوا۔ پھر کچھ دن گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہ کا رشتہ طلب کرلیا میں نے حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا۔ ایک دن ابوبکر سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا عمر شاید تو مجھ پر ناراض ہوگا۔ جب میں نے آپ کی بیٹی کے رشتہ سے اعراض کیا تھا اور کوئی جواب نہیں تھا حضرت عمر نے کہا ہاں ایسا ہی ہے ابوبکر نے فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف اس چیز نے منع کیا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیٹی کے رشتہ کے متعلق ذکر سنا تھا میں اس وقت یہ راز افشاء نہیں کرسکتا تھا اس لئے میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رشتہ کو ترک کر دیتے تو میں یہ رشتہ قبول کر لیتا۔
- ابن سعد کی روایت میں ہے حضرت عمر نے کہا جب خنیس ابن حذافہ شہید ہو گیا تو میں نے عثمان کو حفصہ کا رشتہ پیش کیا اس نے اعراض کیا میں نے اس کا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ عثمان سے مجھے تعجب ہے کہ میں نے انہیں حفصہ کا رشتہ پیش کیا انہوں نے قبول کرنے سے اعراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے عثمان کو آپ کی بیٹی سے اچھی بیوی عطا فرما دے گا اور تیری بیٹی کو عثمان سے اچھا شوہر عطا فرمائے گا۔

روایت ہے کہ جب حضرت عمر نے حضرت حفصہ کا رشتہ حضرت عثمان کو پیش کیا اس وقت حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکی تھیں اور حضرت عثمان ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ چاہتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت عمر کی بیٹی کے رشتہ سے اعراض کیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے نکاح کرلیا اور اپنی لخت جگر سیدۃ ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا۔

- سیدۃ ام المؤمنین حضرت حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طلاق دے دی تھی جب حضرت حفصہ کے گھر آپ کے ماموں صداف اور عثمان ابن مظعون داخل ہوئے تو آپ رونے لگیں اور فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے رغبتی کی وجہ سے طلاق نہیں دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت حفصہ حجاب میں چلی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہے طلاق سے رجوع کرلو بے شک حفصہ بہت روزے رکھنے والی اور رات کو قیام کرنے والی ہیں اور وہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں۔ ایک روایت میں ہے دوبارہ آپ نے ارادہ کیا کہ طلاقِ دے دوں تو جبرئیل علیہ السلام نے منع کر دیا۔
- حضرت حفصہ کے نکاح کے سلسلہ میں بھی خطبہ اور گواہوں اور ولیمہ کا ذکر نہیں ہے۔
- حضرت حفصہ کی وفات سن پینتالیس ہجری شعبان کے مہینہ مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کی نمازِ جنازہ گورنر مدینہ مروان بن حکم نے پڑھائی اور حضرت ابو ہریرۃ آپ کی قبر میں نازل ہوئے اور آپ کے بھائیوں نے آپ کو قبر میں اتارا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کے نکاح کا ذکر:

- ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح طفیل نامی شخص کے ساتھ ہوا اس نے طلاق دے دی، دوسرا نکاح حضرت عبیدہ ابن حارث کے ساتھ ہوا۔ آپ جنگ بدر میں شہید ہو گئے حضرت زینب بھی جہاد میں شریک تھیں اس کے بعد آپ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش کے ساتھ ہوا وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے اس کے بعد حضرت زینب کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ دراہم مہر کے ساتھ نکاح فرمایا۔ اس وقت حضرت زینب کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ بہت کم عرصہ زندہ رہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں فوت ہوگئیں۔ ان

☆ فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے ☆

کی کنیت ام المساکین تھی۔ تقریباً تین یا آٹھ ماہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں۔ ربیع الاول یا آخر چار ہجری میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (سبل الہدیٰ اور ضیاء النبی)

ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا ذکر:

- ام المؤمنین حضرت زینت بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں اور آپ کے والد جحش قبیلہ بنو اسد سے تھے۔ آپ کا پہلا نام برۃ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برۃ نام تبدیل فرما کر زینب رکھ دیا۔
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کا نکاح حضرت زینب کے ساتھ ہوا تھا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو حضرت زینب نے یہ رشتہ پسند نہیں فرمایا تھا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے لئے یہی رشتہ پسند ہے چنانچہ حضرت زینب کا حضرت زید کے ساتھ نکاح ہوگیا لیکن گھر میں ناچاقی رہتی تھی۔ ایک دن حضرت زید بن حارثہ نے حضرت زینب کو طلاق دے دی، طلاق ہو جانے کے بعد جب عدت گزر گئی تو حضرت زید بن حارثہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے پاس بھیجا کہ زینب کو میرے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام دو۔ حضرت زید فرماتے جب زینب کے گھر دروازہ پر پہنچا تو میں نے حضرت زینب کی طرف پشت کر کے حضرت زینب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیغام دیا حضرت زینب نے بات سن کر فرمایا میں اس وقت تک کوئی جواب نہیں دوں گی جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں، یہ کہتے ہوئے گھر کے اندر نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَهَا لِکَیۡ لَا یَکُوۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ حَرَجٌ فِیۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِیَآئِهِمۡ اِذَا قَضَوۡا مِنۡهُنَّ وَطَرًا ؕ وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ○

اور جب زید نے اپنی غرض پوری کر لی (اور طلاق دے دی) تو ہم نے اس زینب کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا تا کہ اس کے بعد ایمان والوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی حرج نہ رہے جب وہ انہیں طلاق دے کر ان سے بے غرض ہو

جائیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ضرور ہو کر رہتا ہے۔

- آیت کے نزول کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا اجازت حضرت زینب کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے آپ نے ام المؤمنین حضرت زینب کو زوجیت کا شرف بخشا حضرت زینب کے ساتھ پانچ ہجری میں نکاح ہوا اس وقت حضرت زینب کی عمر پینتیس سال تھی۔

- حضرت زینب کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے کر دیا تھا۔ زَوَّجْنٰکَهَا ایجاب اور قبول دونوں کو شامل ہے لہٰذا زمین پر نہ گواہوں کی ضرورت تھی اور نہ خطبہ اور نہ مزید ایجاب اور قبول کی ضرورت تھی۔ شاید اس میں حکمت یہ تھی کہ حضرت زید بن حارثہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے اور عرب منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی حیثیت دیتے تھے جس کا اسلام نے رد کر دیا اور اس نظریہ کو باطل کر دیا اور اس نظریہ کے بطلان کے لئے حضرت زید کی مطلقہ بیوی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود رب تعالیٰ نے نکاح کر دیا تا کہ واضح ہو جائے کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہوتا اور یہ کہ زید کی بیوی آپ کی بہو نہیں ہوتی اور دشمنوں کے اعتراضات دفع کرنے کے لئے خود رب العالمین نے نکاح کر دیا تا کہ دشمن یہ نہ کہیں یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتی طور پر کیا ہے۔ اس واقعہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبی واضح ہوتی ہے کہ دشمنوں کے اعتراضات اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لئے اور خود نکاح فرما دیا۔ محبوب کے لئے جوابات دینے کی زحمت گوارہ نہ فرمائی۔

- حضرت انس بن مالک سے روایت کہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ دوسری ازواج مطہرات کے سامنے فخر کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح خود آسمانوں پر کر دیا اور تمہارے نکاح تمہارے اولیاء آباء واجداد نے زمین پر کئے۔

- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے ولیمہ میں روٹی اور گوشت سے صحابہ کرام کی دعوت فرمائی اور بکری ذبح فرمائی جو کہ کسی دوسری بیوی کے ولیمہ میں ایسی دعوت نہیں کی گئی تھی۔

- حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت سے صحابہ کرام کو خوب پیٹ بھر کھانا کھلایا پھر آپ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرہ سے

ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے امہات المؤمنین کو سلام کیا اور امہات المؤمنین نے آپ کوسلام کا جواب دیا اور مبارک باد پیش کی آپ واپس تشریف لائے تو چند صحابہ کرام کمرہ میں باتیں کررہے تھے۔ (اسی کمرہ کے کونہ میں پردہ کے پیچھے ام المؤمنین حضرت زینب تشریف فرما تھیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر اس لئے تشریف لے گئے تھے تا کہ مہمان چلے جائیں لیکن تین آدمی باتیں کرتے رہے آپ کو بار بار آنا اور جانا پڑا جب وہ لوگ چلے گئے حضرت انس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ واپس تشریف لائے اور کمرہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت حجاب کی آیت نازل ہوئی فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الآیۃ (احزاب ۵۳)

اے ایمان والو! نبیؐ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرومگر یہ کہ تمہیں کھانے کے لئے آنے کی اجازت دی جائے اور نہ کھانا پکنے کا انتظار کیا کرو لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پس جب کھانا کھا چکو تو فوراً منتشر ہو جاؤ اور نہ وہاں جا کر دل بہلانے کے لئے باتیں شروع کر دیا کرو۔ تمہارا یہ عمل نبی کو تکلیف دیتا ہے وہ تم سے حیاء کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق سے کسی کا شرم نہیں کرتا۔

- حضرت انس کہتے ہیں میں ولیمہ کی دعوت میں آپ کے ساتھ آتا جاتا رہا لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی تو میرے سامنے حجاب ڈال دیا گیا۔
- شاید اس ولیمہ کی دعوت سے پہلے حضرت ام سلمہ حضرت انس کی ماں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی دعوت فرمائی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو زوجیت سے مشرف فرمایا تو میری ماں نے مٹی کے پکے برتن میں کھانا حیس (عجوۃ کھجور) سے تیار کیا جو کہ دو آدمیوں آپ کے اور آپ کی بیوی کے لئے کفایت کرتا تھا حضرت انس کہتے ہیں مجھے میری ماں نے فرمایا جاؤ یہ کھانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر آؤ میں کھانا لے کر آپ کے کمرہ میں داخل ہوا۔ ابھی حجاب کی آیت نازل نہیں ہوئی تھی آپ نے فرمایا رکھ دو میں نے وہ کھانا آپ کے اور دیوار کے درمیان رکھ دیا آپ نے فرمایا جاؤ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو بلاؤ اور کچھ دیگر صحابہ کرام کا نام لیا مجھے سخت تعجب ہوا کہ کھانا تھوڑا ہے اور آپ نے زیادہ آدمی بلانے کا حکم دیا ہے۔ لیکن آپ کی نافرمانی نہیں کرسکتا تھا اس لئے نامزد لوگوں کو بلا لیا پھر آپ نے فرمایا مسجد میں

جاؤ دیکھو جو بھی وہاں موجود ہو اس کو بلا کے لے آؤ۔ میں مسجد آتا جو شخص نماز پڑھ رہا ہوتا یا سویا ہوتا میں کہتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی فرمائی ہے آپ کو کھانے پر بلا رہے ہیں۔ پھر مجھے فرمایا مسجد میں کوئی شخص باقی تو نہیں رہا میں نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے فرمایا جاؤ راستہ پر دیکھو جو شخص مل جائے اس کو کو بلا لو۔ چنانچہ لوگوں سے کمرہ بھر گیا پھر فرمایا کھانے کا برتن میرے سامنے رکھو آپ نے اپنی تین انگلیاں کھانے میں ڈالیں اور لوگوں سے فرمایا کھاؤ بسم للہ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں دیکھ رہا تھا، کھجور اور گھی ایسے بڑھ رہا ہے جیسے پانی کا چشمہ حتیٰ کہ گھر میں اور حجرہ میں موجود سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور برتن میں اتنا کھانا باقی تھا جتنا میں لایا تھا۔ پھر وہ کھانا میں نے آپ کی زوجہ حضرت زینب کے سامنے رکھ دیا اور میں گھر واپس آیا تا کہ اپنی ماں کو یہ حیرت انگیز واقعہ سناؤں جب میں نے اپنی ماں کو یہ واقعہ سنایا تو میری ماں نے فرمایا انس تعجب نہ کرو۔ اگر اللہ چاہتا تو مدینہ منورہ کے رہنے والے سارے لوگ اسی کھانا سے پیٹ بھر کھانا کھاتے۔ حضرت انس سے پوچھا گیا تم کتنے لوگ تھے اس نے کہا اکہتر یا بہتر (۷۲،۷۱) لوگ تھے۔

- حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رخصتی پر حضرت ام سلیم کی دعوت کرنے سے معلوم ہوا شادی ہو جانے پر عزیزوں اور رشتہ داروں کا دولہا اور دلہن کی تکریم اور خوشی کے لئے عزیزوں اور رشتہ داروں کی دعوت کرنا مسنون ہے۔
- سیدۃ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سب ازواج سے پہلے فوت ہوئیں آپ کی وفات حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ بیس (۲۰) ہجری میں واقع ہوئی جبکہ آپ کی اس وقت عمر ترپن (۵۳) برس تھی، نمازِ جنازہ حضرت عمر نے پڑھائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ام المؤمنین سیدۃ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کا ذکر:

- آپ کا اسم گرامی رملہ تھا آپ کو دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا، اپنے شوہر ابو سلمہ کے ساتھ پہلی خوش نصیب ہجرت کرنے والی خاتون ہیں۔ مسلمان عورتوں میں سے سب سے پہلی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والی خوش نصیب بھی آپ ہیں۔
- حضرت ام سلمہ کا پہلا نکاح حضرت ابو سلمہ سے ہوا تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی برۃ کے بیٹے تھے حضرت ابو سلمہ سے حضرت ام سلمہ کے دو بیٹے سلمہ اور عمر پیدا ہوئے اور دو

بیٹیاں رقیہ اور زینب پیدا ہوئیں۔ حضرت ابوسلمہ غزوہ احد میں شدید زخمی ہو گئے تھے آپ کے بازو میں زخم تھا۔ ایک ماہ علاج کے بعد زخم صحیح ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ کی قیادت میں ایک سو پچاس صحابہ کرام جبل قطن کی طرف جہاد کے لئے بھیج دیا جب آپ انتیس دن کے بعد واپس آئے، آپ کا زخم دوبارہ کھل گیا آپ سن چار ہجری آٹھ جمادی الآخرۃ کے دن وفات پا گئے حضرت ام سلمہ کی جب عدت ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ نکاح فرمالیا۔

● حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ کسی مسلمان کو جب بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ مسلمان یہ آیت پڑھ لے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اجُرنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا) اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو مصیبت میں ہلاک ہونے والی چیز کا اچھا بدل عطا فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں جب میرے شوہر ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے یہ آیت اور کلمات پڑھ لئے لیکن میں کہا کرتی تھی ابوسلمہ سے کون بہتر ہوگا۔ ہمیشہ مذکورہ کلمات پڑھتی رہی جب عدت ختم ہوگئی تو ابوبکر نے نکاح کے لئے پیغام بھیجا تو میں نے انکار کر دیا پھر عمر نے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا تو میں نے کہا مرحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن میں نے عرض کیا میری تین مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کرنے سے خوف رکھتی ہوں ایک یہ کہ مجھے سوکنوں سے شدت کی غیرت ہوتی ہے، دوم یہ کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، سوم یہ کہ یہاں میرا کوئی ولی نہیں ہے جو میرا نکاح کرا دے۔ میری ان گزارشات پر عمر بن خطاب نہایت ناراض ہوئے اور کہنے لگے تو نے اے ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بھی رد کر دیا میں نے کہا عمر میری یہ یہ مجبوریاں ہیں اسی دوران ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا اے ام سلمہ تو نے شدت غیرت کا ذکر کیا، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تیری غیرت ختم ہو جائے گی اور تو نے بچوں کا ذکر کیا تو ان کی کفالت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد ہے اور تو نے ذکر کیا کہ یہاں میرا کوئی ولی نہیں جو میرا نکاح کر کے دے لیکن تیرا کوئی ولی میرے ساتھ نکاح کرنے کو ناپسند بھی نہیں کرے گا۔ حضرت ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے فرمایا تم میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دو تو انہوں نے نکاح کر دیا۔

☆ ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ ☆ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ ☆

نکاح ہو جانے کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آستانہ پر تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد واپس تشریف لائے، جب حضرت ام سلمہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا تو آپ نے اپنی بچی کو گود میں لے لیا اور دودھ پلانا شروع کر دیا۔ آپ واپس تشریف لے گئے پھر دوبارہ آئے تو ام سلمہ نے بچی گود میں لے لی پھر تیسری مرتبہ تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنی بچی کو گود میں لے لیا اور دودھ پلانا شروع کر دیا اور کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت باحیاء اور کریم تھے اس لئے واپس چلے جاتے تھے اور حضرت ام سلمہ کو کچھ نہیں کہتے تھے اس بات کو حضرت عمار بن یاسر سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چاہتے ہیں اور حضرت عمار بن یاسر ماں کی طرف سے حضرت ام سلمہ کے بھائی تھے انہوں نے حضرت ام سلمہ کی گود سے بچی اُٹھالی اور باہر لے گئے اور کہنے لگے یہ بچی مجھے دے دو اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کر رکھا ہے پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ اکیلی تھیں آپ نے کمرہ میں ادھر ادھر دیکھا کسی کو نہ پایا آپ نے پوچھا آپ کی بچی زینب کہاں ہے حضرت ام سلمہ نے عرض کیا اس کو عمار باہر لے گئے ہیں۔

پھر آپ نے اپنی برکات سے حضرت ام سلمہ کو مشرف فرمایا اور فرمایا کہ پھر رات کو آؤں گا پھر رات کو تشریف لائے حضرت ام سلمہ نے آپ کے لئے جو کے آٹے اور گھی سے کھانا بنایا تھا آپ رات بھر حضرت ام سلمہ کے گھر رہے اور فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات رات گزاروں اور پھر ہر ایک بیوی کے پاس بھی سات راتیں گزاروں گا۔ (سبل الہدیٰ)

● حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے ابوسلمہ سے ایک مرتبہ کہا جس عورت کا شوہر پہلے فوت ہو جائے اور وہ جنتی ہو اور اس کی بیوی بھی جنتی ہو اور وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔ اگر عورت پہلے فوت ہو جائے اور شوہر زندہ رہے۔ پھر بھی اسی طرح ہوگا۔ آیئے ہم معاہدہ کریں اگر آپ پہلے فوت ہو گئے تو میں دوسرے آدمی سے نکاح نہیں کروں گی اور آپ زندہ اور میں فوت ہوگئی تو آپ دوسری شادی نہیں کریں گے۔ حضرت ابوسلمہ نے جواب دیا کہ آپ میری بات مانیں گی؟ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا اسی لئے تو میں نے آپ سے مشورہ کیا ہے۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ دوسری شادی کر لینا پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ میرے مرنے کے بعد ام سلمہ کو مجھ سے بہتر آدمی عطا فرمانا جو اس کو غم میں نہ ڈالے

اور ایذاء نہ پہنچائے آپ فرماتی ہیں جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں کہتی تھی ابوسلمہ سے کون بہتر ہوگا اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا نکاح آپ سے ہو گیا۔

- حضرت ام سلمہ کی وفات اکسٹھ ہجری یزید بن معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں ہوئی آپ کی عمر ۸۴ (چوراسی) سال تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب فوت ہوئیں اور سب سے آخر حضرت ام سلمہ فوت ہوئیں۔ (سبل الہدیٰ) انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ام المؤمنین حضرت رملہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کا ذکر:

- ام المؤمنین سیدۃ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نام مبارک رملہ تھا۔ آپ کا پہلا نکاح عبیداللہ ابن جحش کے ساتھ ہوا تھا۔ عبیداللہ سے آپ کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئی تھی۔ عبیداللہ ابن جحش نے حضرت ام حبیبہ کیساتھ حبشہ کی طرف دو دفعہ ہجرت کی تھی۔
- ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں حبشہ میں قیام کے دوران میں نے خواب میں دیکھا میرے شوہر عبیداللہ نہایت بدصورت ہو گیا ہے جب صبح ہوئی تو عبیداللہ مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا میں نے اُسے خواب سنایا لیکن اس نے رجوع نہ کیا اور شراب زیادہ پی لی اسی شراب کی وجہ سے نشہ کی حالت میں مر گیا۔
- پھر میں نے خواب دیکھی کہ ایک شخص مجھے کہتا ہے یا ام المؤمنین آنکھ کھل گئی میں گھبرا گئی کہ میں کس طرح ام المؤمنین ہو سکتی ہوں، اسی حالت میں عدت گزر گئی اور میرے ذہن میں اس خواب کی تعبیر یہ آئی تھی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ کے بیوہ ہو جانے کی خبر مدینہ منورہ پہنچ گئی۔
- ۹ر ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا جس میں آپ نے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ام حبیبہ بنت سفیان کا ابی میرے ساتھ نکاح کرا دو اور عمرابن امیہ ضمری کو نجاشی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خط دے کر بھیج دیا۔ جب نجاشی رضی اللہ عنہ کو خط پہنچا تو اس نے ایک ابرہۃ نامی خاتون کو ام المؤمنین ام حبیبہ کی طرف بھیجا مسماۃ ابرہۃ نجاشیؓ کے کپڑے وغیرہ دھویا کرتی تھی۔

● ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں ابرہتہ نے آ کر کہا کہ بادشاہ نجاشی کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا ہے کہ آپ کا نکاح ان کے ساتھ کر دوں۔ حضرت ام حبیبہ نے فرمایا خیر کی خبر دینے والی اللہ تعالیٰ تجھے خوش رکھے، ابرہتہ نے عرض کیا بادشاہ کہہ رہا ہے کسی شخص کو وکیل بنا دو جو تمہارا نکاح کرا دے۔ حضرت ام حبیبہ نے اپنے رشتہ دار خالد بن سعید کو اپنے نکاح کے لئے وکیل بنایا اور حضرت ام حبیبہ نے خوشخبری سنانے والی ابرہتہ خاتون کو چاندی کے کڑے اور پیروں میں پہننے کے لئے پازیب اور پیروں کی انگلیوں کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

● حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں جب شام ہوئی تو نجاشیؓ نے حبشہ میں موجود مسلمانوں اور جعفر بن ابی طالب کو بلوایا جب سب حاضر ہو گئے تو نجاشی نے خطبہ پڑھا:

الحمدللہ القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبده‘ ورسوله وانه الذى بشربه عيسىٰ ابن مريم صلى الله عليه وسلم اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَه‘ اُمّ حَبِيْبَة بنت ابى سفيان فَاَجَبْتُ الى ما دعا اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صدقتها اربعماته دينار۔

سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام عیبوں سے پاک سلامتی عطا فرمانے والا امن دینے والا غالب جبار ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ تعالیٰ کے عبد اور رسول ہیں اور یہ بے شک وہی رسول احمد ہیں جن کی عیسیٰ بن مریم نے خوشخبری دی تھی اما بعد پس بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا کہ میں آپ کا ام حبیبہ بنت سفیان کے ساتھ نکاح کر دوں پس میں نے وہ کر دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا اور میں نے چار سو دینار مہر اُسے دیا ہے۔

● اس کے بعد نجاشی نے چار سو دینار مسلمانوں کے سامنے رکھ دیئے اس کے بعد خالد بن سعید جو کہ حضرت ام حبیبہ کے وکیل تھے، انہوں نے یہ خطبہ پڑھا:

الحمدللہ احمده واستعينه واستنصره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالهدىٰ ودين الحق

لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون اما انی اجبت الی ما دعا الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وزوجته ام حبیبة بنت ابی سفیان فبارک الله لرسول الله صلی الله علیه وسلم۔

- زوجتہ کے لفظ سے نکاح منعقد ہوگیا پھر مہر کی رقم چار سو دینار خالد بن سعید کو دے دیئے۔ لوگ جانے لگے تو نجاشی نے کہا انبیاء کی سنت ہے کہ جب وہ نکاح کرتے ہیں تو کھانا کھلاتے ہیں۔ اب کھانا کھاؤ جب لوگ کھانا کھا چکے تو سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔
- حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں جب میرے پاس پیسے پہنچ گئے تو میں نے مزید پچاس مثقال ابرہتہ خاتون کی طرف بھیجے اور کہا کہ یہ پیسے تمہارے ہیں ابرہتہ نے پیسے لینے سے انکار کردیا اور جو زیور پہلے لئے تھے وہ بھی واپس کردیئے اور عرض کیا کہ مجھے بادشاہ نے آپ سے کوئی چیز لینے سے منع کردیا ہے اور ابرہتہ کہنے لگی میں نے بھی اسلام قبول کرلیا ہے۔
- ابرہتہ نے کہا بادشاہ نے بیویوں کو حضرت ام حبیبہ کے لئے عطریات بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں جب صبح ہوئی تو مسماۃ ابرہتہ عطریات عود اور ددرس اور عنبر اور زباد کافی مقدار میں لے آئی۔ پھر ابرہتہ نے عرض کیا کہ میری آپ سے ایک ہی حاجت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور بتانا کہ میں نے آپ کی اتباع قبول کرلی ہے پھر اسی نے میری تیاری میں مدد کی جب بھی آتی تھی کہتی تھی میری حاجت نہ بھولنا۔
- حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے نکاح کے سلسلہ جو کچھ ہوا سب آپ کو بیان کیا اور مسماۃ ابرہتہ کا سلام عرض کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا اس ابرہتہ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔
- ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جب نکاح ہوگیا تو حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو شرجیل بن حسنۃ کی معیت میں تحائف کے ساتھ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا۔
- ام المؤمنین سیدۃ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی موت سے ایک سال پہلے فوت ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی ☆

معلوم ہوا حضرت ام حبیبہ کی طرف سے عاقد خالد بن سعید تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عاقد نجاشی تھا یا پھر وہ بھی خالد تھا یعنی طرفین کی طرف سے وکیل تھا۔

ام المؤمنین سیدۃ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ذکر:

- آپ کا نام برہ تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ نام تبدیل فرما کے میمونہ رکھا۔ آپ حضرت عباس کی بیوی ام الفضل لبابۃ الکبریٰ اور حضرت خالد بن ولید کی ماں لبابۃ صغریٰ اور عصمت بنت حارث زوجہ ابی ابن خلف کی سگی ہمشیرہ تھیں اور آپ اسماء بنت عمیس حضرت جعفر طیار کی بیوی کی ماں کی طرف سے ہمشیرہ تھیں۔
- جب آپ خیبر کی جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ نے سات ہجری میں عمرہ قضاء کرنے کے لئے احرام باندھا حضرت جعفر بن ابی طالب حبشہ سے تشریف لے آئے آپ نے حضرت جعفر سے ام المؤمنین حضرت میمونہ کے ساتھ نکاح کا ذکر کیا کیونکہ حضرت میمونہ حضرت جعفر کی بیوی اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت جعفر نے یہ کام حضرت عباس کے سپرد کر دیا۔ حضرت عباس نے اپنی سالی حضرت میمونہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں نکاح کر دیا۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں حسب وعدہ تین دن قیام فرمایا۔ قریش نے کہا تین دن ہو گئے آپ چلے جائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے کیا ہوتا کہ مجھے اتنا وقت رہنے دیتے کہ حضرت میمونہ کی رخصتی پر میں کھانا بناتا اور تمہیں کھلاتا۔ قریش نے کہا ہمیں تمہارے کھانے کی حاجت نہیں ہے آپ مکہ سے چلے جائیں۔ آپ مکہ سے روانہ ہو گئے اور مقامِ سرف پر قیام فرمایا اور حضرت میمونہ کی رخصتی مقام سرف میں ہوئی اور آپ زوجیت سے مشرف ہوئیں اور اسی کمرہ میں پ کی مزار بنائی گئی۔ جس کمرہ میں آپ دلہن بنی تھیں۔
- ۶۱ھ میں ام المؤمنین حضرت میمونہ کی وفات اسی مقام سرف پر ہوئی اور آپ کی تدفین مقام سرف میں ہوئی، جو پرانا راستہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتا تھا اس راستہ پر مکہ سے تھوڑی دور مقام سرف پر آپ کا مزار مبارک ہے۔

ام المومنین حضرت سیدۃ جویریہ بنت حارث کے ساتھ نکاح کا ذکر:

- حضرت جویریہ کا نام برۃ تھا آپ نے نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ آپ حارث بن ابی

ضرار کی لخت جگر تھیں۔ حارث اپنی قوم کا سردار تھا۔ غزوہ بنی المصطلق میں حارث کو شکست ہوئی، مسلمانوں میں مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ حضرت جویریہ نے ثابت کے ساتھ عقد کتابت کو لیا کہ نو اوقیہ چاندی دینے پر حضرت جویریہ آزاد ہوں گی۔

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ پرکشش چہرہ والی اور خوبصورت خاتون تھیں جو شخص آپ کو دیکھتا تھا وہی پسند کرتا تھا۔ حضرت جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں قوم کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں۔ ثابت بن قیس کے عقد کتابت کی وجہ سے مجھے نو اوقیہ چاندی دینی ہے آپ میری مدد فرمائیں آپ دیکھ رہے ہیں جو جنگ کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے آپ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کام نہ کروں کہ میں آپ کی کتابت کی رقم ادا کردوں اور آپ سے نکاح کرلوں۔ حضرت جویریہ نے عرض ہاں یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدل کتابت ادا کر کے نکاح فرمالیں۔
- چونکہ گرفتار شدہ افراد کو مجاہدین میں تقسیم کر دیا گیا تھا جب صحابہ کرام کو علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ سے نکاح فرمالیا ہے تو کہنے لگے رسول اللہ کے سسرال ہمارے غلام اور لونڈیاں کیسے ہو سکتے ہیں۔ سب نے حضرت جویریہ کی وجہ سے بنی مصطلق کے اسیروں کو آزاد کر دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت جویریہ کی وجہ سے ایک سو فیملی کے افراد آزادی عطا فرمادی، میں نہیں جانتی کہ حضرت جویریہ سے کوئی آدمی اپنی قوم کے لئے اتنا بابرکت ہو۔ (سبل الہدیٰ)
- اس کے بعد بنی مصطلق قبیلہ کے سارے لوگ حتیٰ کہ حضرت جویریہ کا والد حارث بن ابی ضرار بھی مسلمان ہوگیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔
- حضرت جویریہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے تین رات پہلے خواب میں دیکھا گویا ایک چاند مدینہ سے چلتے چلتے میری گود میں اتر گیا میں نے یہ ناپسند کیا کہ کسی کو اس خواب کی خبر دوں حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے جب میں گرفتار ہوگئی تو میں نے اپنے خواب کی امیدوار ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد فرما کر

زوجیت سے مشرف فرمایا اور میرا باپ بھی مسلمان ہو گیا۔

- ۵۰ھ مدینہ منورہ میں آپ فوت ہوئیں اور مدینے کے گورنر مروان ابن حکم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔آپ کی عمر ستر سال تھی یا چھپن سال تھی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ام المومنین سیدۃ حضرت صفیہ کے نکاح کا ذکر:

- طبرانی میں حضرت ابی برزہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نئی دلہن تھیں نیند میں انہوں نے دیکھا آسمان سے سورج اتر کران کے سینے پر اتر گیا میں نے اپنے شوہر کو بیان کیا ایک روایت میں ہے میں نے اپنی ماں سے اس خواب کا ذکر کیا تو میرے شوہر نے کہا اللہ کی قسم تیری آرزو یہ بادشاہ ہے جو خیبر تشریف لایا ہے۔خیبر فتح ہوا اس کا شوہر قتل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے نکاح فرمایا۔

اور ابن عمر سے روایت اس طرح ہے سیدۃ ام المومنین صفیہ کی آنکھ کے کونے میں سبز داغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے فرمایا تیری آنکھ میں داغ کیوں ہے تو حضرت صفیہ نے عرض کیا میں نے اپنے شوہر سے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں اتر گیا اس نے مجھے تھپڑ مارا اور کہا تو مدینہ کے بادشاہ کا ارادہ رکھتی ہے۔عطاء فرماتے ہیں ہو سکتا ہے آپ نے دو مرتبہ مختلف خواب دیکھے ہوں۔ایک دفعہ سورج کی شکل میں اور ایک دفعہ چاند کی شکل میں۔

- معلوم ہوا ام المومنین سیدۃ صفیہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل ہونا لوحِ محفوظ پر مکتوب تھا۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔
- ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کے سردار حُیَیّ ابن اخطب کی بیٹی تھیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔
- ام المومنین حضرت صفیہ فرماتی ہیں ایک دن میرے کمرہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا اے حیی کی بیٹی کیوں روتی ہو، میں نے عرض کیا

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ مجھے کہتی ہیں ہم صفیہ سے بہتر ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے کی بیٹیاں اور رسول اللہ کی بیویاں ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہیں کیوں نہیں کہتی تم مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو میرا باپ ہارونؑ علیہ السلام ہے اور چچا موسیٰ علیہ السلام ہے اور شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کو مدینہ منورہ سے نکال دیا تھا تو کچھ یہودی شام چلے گئے تھے اور اکثر یہودی خیبر چلے گئے تھے۔ خیبر جانے والوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حی ابن اخطب بھی تھے اس وقت سیدۃ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی بچی تھیں۔
- پھر غزوہ خندق میں بنو قریظہ نے بدعہدی کی حی ابن اخطب خیبر سے مدینہ واپس آیا اس کی تحریک سے بنو قریظہ یہود نے مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے عہد کو توڑ دیا۔ غزوہ خندق میں مشرکین رسوا ہو کر واپس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ بنو قریظہ کا فوراً محاصرہ کر کے انہیں عبرت ناک سزا دو۔ چنانچہ بنو قریظہ محصور ہوئے اور حضرت سعد بن معاذ کو حکم تسلیم کیا۔ ان کے فیصلہ کے مطابق تقریباً چار سو سے سات سو تک یہودی بالغ مردوں کو ذبح کر دیا گیا۔ ان میں حی بن اخطب بھی قتل ہو گیا۔ پھر ۷ھ کی ابتداء میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ سیدۃ صفیہ بنت حی ابن اخطب کا شوہر کنانہ ابن ربیع کو قتل کر دیا گیا۔ سیدۃ صفیہ رضی اللہ عنہا اسیروں میں گرفتار ہو کر آئیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو اپنے لئے مختص فرمالیا اور آزاد کر کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمالیا۔
- صحابہ کرام فرماتے ہیں ہم نے جب دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو اپنے ساتھ سوار کیا آپ نے اپنا گھٹنا مبارک نیچے رکھ سیدۃ صفیہ آپ کے گھٹنے پر قدم رکھ کر اونٹ پر سوار ہوئیں اور حضرت صفیہ نے حجاب کیا ہوا تھا۔ ہم سمجھ گئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ صفیہ کو اپنی زوجیت سے مشرف فرمالیا ہے۔
- حضرت صفیہ کا مہر آپ کا عتق اور آزاد کرنا قرار پایا۔
- حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تزویج پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کا اہتمام اس طرح فرمایا۔ حضرت انس نے دسترخوان بچھایا اس پر کھجوریں اور پنیر رکھ دیا گیا اور حضرت

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃ مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاء☆

انس کو فرمایا لوگوں کو بلاؤ یہ تمہاری ماں کا ولیمہ ہے۔

- آپ کی وفات سن ۵۰ھ رمضان شریف میں ہوئی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

ام المومنین سیدۃ ماریہ قبطیہ کا ذکر:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت کیلئے حضرت حاطب ابن بلتعہ کو اسکندریہ کے عیسائی بادشاہ مقوقس جس کا نام جریج ابن مینا قبطی تھا کی طرف خط دے کر بھیجا جب حضرت حاطب اسکندریہ پہنچے اور مقوقس کو خط دیا مقوقس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو بوسہ دیا اور حضرت حاطب کا نہایت اکرام کیا۔ واپسی پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدایا بھیجے جس میں دو بہنیں سیدۃ ماریہ قبطیہ اور سیرین بنات شمعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا بطور تحفہ بھیجیں اور ایک ہزار مثقال اور نہایت نرم کپڑوں کے بیس جوڑے اور ایک خچر بنام دلدل اور خصی غلام جس کا آلہ تذکیر بالکل نہیں تھا اور اس کا بور نام تھا بطور تحفہ بھیجے ان اشیاء کے علاوہ دیگر اشیاء بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ تحفے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیرین بنت شمعون حضرت حسان بن ثابت کو عطا فرمائی۔ اور حضرت ماریہ قبطیہ اپنے پاس رکھی۔ حضرت ماریہ سے اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹا حضرت ابراہیم علیہ السلام عطا فرمایا آپ کو عالیہ محلّہ جس کو مشربہ ام ابراہیم کہا جاتا ہے، میں قیام کے لئے گھر عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی خود وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ سولہ ہجری محرم میں حضرت ماریہ کی وفات ہوئی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ضروری نوٹ

مجلّہ فقہ اسلامی قارئین کی سہولت کے پیش نظر شمسی کیلنڈر کو اپناتے ہوئے اب جنوری ۲۰۰۶ سے ساتویں جلد کا آغاز کر رہا ہے اس طرح زیر نظر شمارہ چھٹی جلد کا بارہواں شمارہ ہونے کی بجائے ساتویں جلد کا پہلا شمارہ ہوگا۔ اور چھٹی جلد گیارہ شماروں پر مشتمل ہوگی۔ ریکارڈ مرتب کرنے والے قارئین نوٹ فرمالیں۔ (مجلس ادارت)